فصلِ خواب

(اُردو شاعری)

مصنف: بشریٰ فرخ

گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان
16 کریمی پلازہ نیو رامپورہ گیٹ پشاور

جملہ حقوق گندھارا ھندکو بورڈ دے ناں

نام کتاب	:	فصلِ خواب
مصنف	:	بشریٰ فرخ
سالِ اشاعت	:	۲۰۱۲ء
قیمت	:	۴۰۰
صفحات	:	۱۵۸
تعداد	:	۵۰۰
کمپوزر	:	علی اویس خیالؔ
ٹائیٹل	:	علی اویس خیالؔ، محمد ضیاء الدین
ناشر	:	گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان، پشاور
ISBN No	:	978-969-9323-42-3

گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان، پشاور

16۔ کریمی پلازہ نیو رامپورہ گیٹ پشور شہر

انتـــــــساب

تابِندہ

اور

عمیرہ کے نام

فہرست

نمبر	ترتیب	صفحہ
الف	(بشریٰ فرخ)	x
۱۔	، بے سخن کو سخن عطا کر دے	1
۲۔	، یہ جذبہ دولتِ دنیا سے منوایا نہیں جاتا	2
۳۔	ساتھ تیرا مرے کوزہ گر چاہیئے	3
۴۔	مدینہ، جو بخشش کی انمول دولت ملے گی	5
۵۔	بحضورِ سید الشھداء، خوش بخت تیرے شہر کی آب و ہوا ہوئی	6
۶۔	حضرت علیؓ، دیے تمام جو ہم نے بجھا کے رکھے ہیں	7
۷۔	شھدائے کربلا، یہ کیسے غم کے بادل جسم و جاں پر چھا گئے ہیں	8
۸۔	،صدیوں سے صرف سوگ مناتے رہے ہیں ہم	10
۹۔	یہ کوئی تازہ انکشاف نہ تھا	11
۱۰۔	نہ جانے کتنی رُتوں کا مقابلہ کر کے	12
۱۱۔	لہو کی رائیگانی دیکھتے ہیں	14
۱۲۔	چند گھڑیاں ترے کوچے میں گذار آتے ہیں	16
۱۳۔	وہ میری آنکھ میں اک خواب گروی رکھ گیا ہے	18
۱۴۔	کچھ تو حالات کے جھمیلے ہیں	20
۱۵۔	اُن سے کچھ رابطہ تو باقی ہے	22
۱۶۔	امید بوتے ہیں اور فصلِ خواب کاٹتے ہیں	24

۱۷۔	محبت بھی ضروری تھی جدائی بھی ضروری ہے	26
۱۸۔	محبت کا اثر ہونے میں کچھ دِن تو لگیں گے	27
۱۹۔	دِل سے کسی کی یاد مٹانی تھی آخری	29
۲۰۔	مسلسل ٹوٹ کر گرتی رہی ہوں	31
۲۱۔	وہ شخص کل جو سرِ راہگذار مل گیا تھا	32
۲۲۔	لب پہ آیا نہ ترے بعد ہنسی کا موسم	33
۲۳۔	دل ہی بے تاب تھا سُنانے کو	34
۲۴۔	یہ بام و در کہ رہے منتظر سویرے تک	35
۲۵۔	یہ عمر ڈھنگ سے اگر چہ بسر نہیں ہوئی ہے	36
۲۶۔	سانسوں کو گن گن کر لینا چھوڑ دیا	38
۲۷۔	تمہارے پیار کا وہ دلنشیں انداز ہم کو یاد آتا ہے	39
۲۸۔	آپ کے واسطے سایہ ہے، ثمر آپ کا ہے	40
۲۹۔	باہر کو راپڑتا ہے	42
۳۰۔	اگر چہ برگ و ثمر میں کمی رہی برسوں	44
۳۱۔	دل، جگر، چشم و نظر، کن کن زبوں حالوں کے دُکھ	45
۳۲۔	زندگی! تیری عنایات سے خوف آتا ہے	46
۳۳۔	وہ میرے ظرف کو ہر بار آزماتا ہوا	48
۳۴۔	کسی نے پھر ضرورت کو محبت نام دے ڈالا	50
۳۵۔	بے بسی	51
۳۶۔	تیری سوچوں سے فراغت بھی نہیں ملتی ہے	52

۳۷۔	سجی ہے آنکھ میں برسوں سے تصویر جدائی بھی	53
۳۸۔	کسی احساس کی پوری توجہ چاہیئے تھی	54
۳۹۔	نئے سرے سے روابط بحال کیا کرنا	56
۴۰۔	اپنے انداز میں اوروں سے جدا لگتا ہے	57
۴۱۔	تمہارے درد نے کاٹے ہیں مرحلے کیا کیا	58
۴۲۔	عجب سا اک تماشہ زندگی ہے	59
۴۳۔	دِل جلاؤ اگر دِیا نہیں ہے	60
۴۵۔	عشق نے دربدر کیا ہم کو	61
۴۶۔	دل بوسیدہ، اور جذبوں نے شب بیداری کی	62
۴۷۔	ایسی تو میں نہیں تھی کہ جیسا بنا دیا	63
۴۸۔	مشکل کبھی سفر، کبھی منزل کڑی ہوئی	64
۴۹۔	فتورِ سچ کا سرِ دار لے کے جائے گا	66
۵۰۔	رہے یہ ذہن کہاں سروری کے پہرے میں	67
۵۱۔	،، یہ سوچا کہ کیوں مجھ کو جانا ہے جنت	69
۵۲۔	سہے ہیں فیصلوں کے زخم یوں رو بھی نہیں سکتی	70
۵۳۔	ساتھ چلنے والوں کو کیا پتہ ہے رستوں کا	72
۵۴۔	رکھنے والے کندن رنگ سنہرے لوگ	74
۵۵۔	یہ سچ پر جھوٹ کی گل ریزیاں دیکھی نہیں جاتیں	75
۵۶۔	اَدھورے نہ پورے یہ سب سلسلے ہیں	77
۵۷۔	متاعِ درد میں کچھ تو کمی محسوس ہوتی ہے	79

۵۸۔	فرازؔ صاحب کے لیے	80
۵۹۔	دلِ سادہ	81
۶۰۔	کسی کی ساری وفائیں بُھلا رہا ہے یہ دل	83
۶۱۔	کبھی کچھ ایسی کرامت ظہور ہو جائے	84
۶۲۔	دل اک زمانے سے منتظر ہے کہ رابطہ ہو بحال میرا	85
۶۳۔	کہانی میں مرا کردار شاید ختم ٹھہرا ہے	87
۶۴۔	کسی نظر سے گرے، اعتبار سے بھی گئے	88
۶۵۔	رُکے ضرور ہیں بادل کہیں برستے ہیں	90
۶۶۔	کوئی تو ہے مرے اندر جو اکثر بولتا ہے	92
۶۷۔	وہ میرے حصے کی روشنی تھی	93
۶۸۔	جو آنکھوں میں اُداسی کی اَدھوری سی کہانی ہے	94
۶۹۔	سو کسی دِن یہ محبت کا کرشمہ دیکھوں	95
۷۰۔	کسی حسرت کو شہرِ آرزو ہونے نہیں دینا	96
۷۱۔	محبت میں نیا اک تجربہ کر ہی لیا جائے	97
۷۲۔	وقت بدلا ہے خیالات نہیں بدلے ہیں	99
۷۳۔	کوئی واضح اشارہ ہی نہیں تھا	101
۷۴۔	مرے مالک مرے دل میں غمِ احساس کی شدت اگر بھر گردے	103
۷۵۔	اگرچہ ساتھ نبھانے کو اِک زمانہ ہے	104
۷۶۔	کوئی تازہ کہانی ڈھونڈتے ہیں	105
۷۷۔	ہائیکوز	106

۷۸۔	عورت	108
۷۹۔	کوئی حل اور نہ کوئی چارہ ہے	110
۸۰۔	آج پھر آبِ طرب آنکھوں سے ٹپکا ہے کوئی	111
۸۱۔	خاطر صاحب کے لیے	113
۸۲۔	اک بار جو اُجڑی ہے بسائی نہیں جاتی	114
۸۳۔	محبتوں پہ نقب وقت نے لگائی تھی	115
۸۴۔	بس گھڑی دو گھڑی پھول کی زندگی	116
۸۵۔	بارھواں کھلاڑی	117
۸۶۔	خلوص ومہر ووفا کے جتنے چمن تھے سارے اُجڑ گئے ہیں	118
۸۷۔	عجب ہے کاروبارِ عشق، سودا ہی نرالا ہے	119
۸۸۔	جُدائی کی تڑپ کا تم کو بھی احساس ہو جائے	120
۸۹۔	کٹ رہا ہے سفر ہم سفر کے بنا	121
۹۰۔	زندگی دے کے مسلسل ہمیں مارے جائے	122
۹۱۔	تبسم کا نہ شوخی کا ہی کوئی ڈھنگ آتا ہے	124
۹۲۔	محبت ہار کر کیسے جیا جاتا ہے، مت پوچھو	125
۹۳۔	پیار بھی سوچ سمجھ کر کوئی کرتا ہے بھلا؟	127
۹۴۔	کہانی سے وہ یوں انصاف کرتا جا رہا ہے	128
۹۵۔	تیرے شانے کے تصور میں گنوا بیٹھے ہیں	129
۹۶۔	ایک تُو، ایک تیرا پیار بہت کافی ہے	130
۹۷۔	یہ سوچتا ہے جنوں آگہی کے رستے پر	132

۹۸۔	مٹی بنا دیا کبھی سونا بنا دیا	133
۹۹۔	ضروری تو نہیں ہر عشق کی توقیر کی جائے	134
۱۰۰۔	کسی کو اپنا سمجھ لیا تھا	135
۱۰۱۔	یہ تنہائی، یہ صحرائے جنوں یہ آبلہ پائی	137
۱۰۲۔	ہے ترے درد کو ایسے مرے سینے کی تلاش	138
۱۰۳۔	کسی جلتے دیے کو ہم ستارہ کر کے نکلے تھے	140
۱۰۴۔	یہ کیا غضب ہوا، کچھ دیر کو جو آئے، گئے	142
۱۰۵۔	یہ فقیر دِل کے خود اپنے حال میں مست ہے	144
۱۰۶۔	روز بڑھ جاتا ہے اُس سمت سفر چند قدم	145
۱۰۷۔	پروفیسر طہٰ خان	146

پیش لفظ

زندگی انسان کے لیے اللہ تبارک وتعالی کا سب سے بڑا تحفہ ہے۔ اور اس کی خاص بات یہ ہے کہ اسے جس عینک سے دیکھو ویسی ہی لگنے لگتی ہے۔ کبھی بہت مشکل زندگی گزارنے والا انسان آپ کو ہنستا کھیلتا نظر آئے گا اور کبھی محلوں میں پلنے والا بھی اپنے آپ سے اُکتایا ہوا ملے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ انسان جو اللہ تبارک و تعالی کی سب سے خوبصورت تخلیق ہے ہمیشہ سے ایک معمہ ہے اور اپنی ذات کا اظہار چاہتا ہے۔ کبھی سُر کے ذریعے کبھی ساز کے ذریعے، کبھی کہانی لکھ کر تو کبھی شاعری کر کے، کبھی کاغذ میں رنگ بھر کے تو کبھی کسی اور ذریعے سے۔ کیوں؟ میں نے اپنے آپ سے پوچھا اور اس کا جواب یہ ملا کہ ہر انسان کے اندر ایک ایسی روح ہوتی ہے جو اسے بے چین رکھتی ہے اور کچھ نہ کچھ کرنے پر مجبور کرتی رہتی ہے۔ اور یہی بے چینی واضطراب کسی بھی تخلیق کا محرک بنتا ہے۔ لیکن ایک اچھی تخلیق سامنے لانا ہر ایک کی بس کی بات نہیں ہوتی۔ اگر ادبی تخلیق کے حوالے سے دیکھا جائے تو ایک کامیاب لکھاری اپنے قاری کو ساتھ لے کر چلتا ہے اگر قلم میں طاقت ہو تو قاری شاعر کا کلام پڑھ کر ہی اس کی سوچ کو محسوس کر لیتا ہے۔ دکھوں کے ذکر پر روتا ہے اور خوشی کے ذکر پر خوش ہوتا ہے اور اگر ایسا ہو جاتا ہے تو یہ ایک شاعر کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اپنی تخلیق کو نام دینا بے حد مشکل کام ہے بالکل ایسے ہی جیسے ایک عورت جب ماں بننے والی ہوتی ہے تو اپنے بچے کے لیے سو سو طرح کے نام سوچتی رہتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کے بچے کا نام خوبصورت بھی ہو اور با معنی بھی۔ اچھوتا بھی ہو اور زمانے کے مطابق نیا بھی ہو۔

میں نے اپنی پہلی تین کتابوں کے نام تجویز کرتے ہوئے بالکل بھی نہیں سوچا اور جو بھی پہلا نام ذہن میں آیا وہی رکھ دیا۔ اور وہ تینوں نام بہت پسند کئے گئے۔ لیکن اس مرتبہ بہت سوچا اور بہت سارے نام ریجکٹ کرنے بعد ''فصلِ خواب،، پسند آیا۔ یہ میرا مشاہدہ ہے کہ عورت جس عمر میں بھی ہو خواب ضرور دیکھتی ہے اور سادہ لوح اتنی ہے کہ حقیقت میں کیسے ہی خاردار رستوں کا سفر کیوں نہ درپیش ہو، خوابوں میں ان رستوں کو

گلزار بنالیتی ہے۔
''فصلِ خواب،، بھی کچھ خوابوں، کچھ حقیقتوں کچھ مشاہدوں اور کچھ تجربوں پر مبنی ہے۔ جو اگر تلخ بھی ہیں تو میں ان میں اپنی ضرورت کے مطابق شیرینی گھول لیتی ہوں کہ زندگی اسی کا نام ہے۔
انسان جوں جوں عمر کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے اس کے اندر تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں اس کی شخصیت میں، اس کی سوچ میں وقت کے ساتھ ساتھ پختگی آ جاتی ہے۔ ظاہری حسن سے زیادہ باطنی حسن متاثر کرتا ہے میں بھی آجکل اسی دور سے گذر رہی ہوں جہاں نہ چاہتے ہوئے بھی باطن کی آنکھ کھل جاتی ہے اور دنیا اپنے اندر کی تمام تر خباثتوں کے ساتھ سامنے آ جاتی ہے۔
محبت انسان کو کتنا خوبصورت کتنا پرکشش بنا دیتی ہے۔ ان لوگوں کو اس کا احساس کیوں نہیں ہوتا جو نفرتوں، کدورتوں، حسد اور بغض سے اپنے چہرے مسخ کر لیتے ہیں اپنے دلوں کو زنگ آلودہ کر دیتے ہیں۔ کاش وہ ایک مرتبہ اس دُرِ نایاب کی قدر و قیمت جان لیں تو زندگی اُن کے لیے کتنی آسان، کتنی پرسکون ہو جائے۔
لکھنا کتنا دشوار عمل ہے یہ ایک لکھنے والا ہی جانتا ہے۔ اور پھر بھیڑ میں اپنے لیے ایک الگ راستہ تلاشنا اس سے بھی مشکل کام ہے۔ میں بنے بنائے رستوں پر چلنے کی قائل نہیں ہوں۔ لیکن ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہوں جو جدیدیت کے جنوں میں روایت سے بہت دور نکل جاتے ہیں میں نے اپنے شاعری کو ہمیشہ عصری تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب رہی؟ اس کا فیصلہ اپنے پڑھنے والوں پر چھوڑتی ہوں۔ میں زیادہ دیر تک کتاب اور قاری کے درمیان حائل رہنا نہیں چاہتی۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے جو تعلق آپ کے اور ''فصلِ خواب،، کے درمیان بنے گا۔ وہی قابلِ اعتبار ہوگا اور رائے دینے میں آپ کے لیے آسانی پیدا کرے گا۔

آپ کی آراء کی منتظر
بشریٰ فرخ پشاور